یہ کتاب مدینۃ النبی ﷺ کے زائرین کے لیے گائیڈ کا کام دے گی وہاں عام مسلمانوں میں اسلامی اخلاقیات پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ بھی بیدار کرے گی۔

(۳)

نام کتاب : اسلام اور موسیقی

مصنف : ارشاد الحق اثری

ضخامت : 136 صفحات ۔ قیمت: درج نہیں

ملنے کا پتہ: دارالعلوم الاثریہ، منٹگمری روڈ، فیصل آباد

یورپ اور امریکہ کی سائنسی علوم میں بالادستی نے دیگر اقوام کو احساسِ کمتری میں مبتلا کر دیا ہے۔ اُمت مسلمہ بشمول اہلِ پاکستان اس سے بری طرح مرعوب اور ان کی خدا بے زار تہذیب سے بہت حد تک متاثر ہو چکے ہیں۔ ہر گھر میں ناچ گانا ہو رہا ہے، خوشی کی تقریبات میں مرفہ الحال طبقہ دل کھول کر فضول خرچی کرتے ہوئے ناچ گانے کی محفلیں سجاتا ہے۔ علمائے حق چیخ چیخ کر قرآن وسنت کی روشنی میں ایسی خرافات سے روکتے ہیں، مگر زمانہ سازی ہے کہ عوام الناس کو ادھر نہیں آنے دیتی۔ ایسے میں محض وہ آواز اُن کو بھلی لگتی ہے جو اُن کی خواہش نفس کے مطابق ہو یعنی وہ چاہتے ہیں کہ وہ مسلمان بھی رہیں اور لہو ولعب بھی ان کے لیے جائز رہے۔ ایسے میں کچھ دانش ور آگے آتے ہیں اور عوام کی تمناؤں پر پورے اترتے ہوئے کتاب وسنت کی من مانی تأویلات کر کے نمایاں ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے عالم فاضل اور روشن خیال محقق ہر دَور کی ضرورت پوری کرنے کا عزم لے کر اٹھتے ہیں اور بہتی گنگا میں ہاتھ دھو کر عوام میں قبولیت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ابوالفضل، فیضی، پرویز اور مرزا قادیانی اسی قبیل کے لوگ ہو گزرے ہیں کہ کلمۂ طیبہ پر ایمان کے بھی دعویدار تھے، مگر بقول اقبال ؎

زمن با صوفی و مُلّا سلامے
کہ پیغام خدا دادند مارا
ولے تأویل شاں در حیرت انداخت
خدا و جبرائیل و مصطفیٰ را

''صوفی اور مُلّا کو میرا اسلام ہے کہ جو خدا کا پیغام ہم تک پہنچا رہے ہیں، مگر وہ اللہ کے

پیغام کی ایسی ایسی تأویلیں کر رہے ہیں کہ خود کلام بھیجنے والا خدا اور پیغام لانے والا جبرئیل اور پیغام وصول کرنے والا پیغمبر بھی حیران رہ جاتے ہیں''۔

زمانہ ساز علماء کی فہرست میں ایک ممتاز اضافہ جاوید احمد غامدی صاحب ہیں جو اسلامی مسلمات کی توضیح و تشریح اس انداز سے کر رہے ہیں کہ ع ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے! موصوف بے پردگی کے حامی، وفاتِ مسیح کے قائل، رسول اللہ ﷺ کے معراجِ جسمانی کے منکر، حدِ رجم کے انکاری اور ناچ گانے کے جواز کے قائل ہیں۔ اُن کے یہ خیالات جدت پسند، آزاد خیال اور مغربی تہذیب کے دلدادہ مسلمانوں کے لیے بڑی کشش کا باعث ہیں، تاکہ مسلمان ہوتے ہوئے انہیں مغربی تہذیب کے چلن اپنانے کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے اور وہ مادر پدر آزاد زندگی سے لطف اندوز ہو سکیں اور اُن کی مسلمانی پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔

''اسلام اور موسیقی'' میں فاضل مصنف نے غامدی صاحب کی بے سروپا تأویلات کو ٹھوس حقائق کی روشنی میں بڑی کامیابی کے ساتھ غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، اور بتایا ہے کہ حبشیوں کی اچھل کود کے کھیل کود کو جسے خود رسول اللہ ﷺ نے دیکھا اور اُمّ المؤمنین کو دکھایا، غامدی صاحب کس بے ذوقی کے ساتھ دلیل بنا کر پیشہ ور رقاصاؤں کے ناچ کو جائز قرار دیتے ہیں، اور چھوٹی چھوٹی بچیوں کے استقبالی گیت طَلَعَ الْبُدْرُ عَلَیْنَا سے آج کے فحش اور حیا باختہ گانوں کو سندِ جواز عطا کرتے ہیں! صرف یہی نہیں بلکہ اُن بچیوں نے جو دَف بجائی ہے اسے موسیقی کا ایک آلہ سمجھ کر آج کے آلاتِ موسیقی سے لطف اندوز ہونے کو بھی جائز قرار دیتے ہیں۔ قرآن کی خوش الحانی سے تلاوت کو تو پسندیدہ قرار دیا گیا ہے، مگر تلاوت کو ساز اور آلاتِ موسیقی کے ساتھ پڑھنے کا جواز کہاں سے نکل آئے گا اور یہ کس کی سنت قرار پائے گی!

الغرض اس کتاب میں فاضل مصنف نے غامدی صاحب کی مضبوط دلائل کے ساتھ گرفت کی ہے اور واضح کیا ہے کہ رقص و سرود سب لہو و لعب کے قبیل کی چیزیں ہیں۔ اسلام کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں۔ علمائے حق ہمیشہ سے اسی بات کے قائل رہے ہیں، خود غامدی صاحب کو اقرار ہے کہ فقہ کے چاروں مکاتبِ فکر (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) کا بالعموم اس بات پر اتفاق ہے کہ موسیقی اور آلاتِ موسیقی مطلق طور پر حرام ہیں۔ مگر وہ خود جہلاء کے درمیان اپنا مقام بنانے کے لیے موسیقی اور آلاتِ موسیقی سے لطف اندوز ہونے کو سندِ جواز عطا کر رہے ہیں۔ OO